بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

14: مذہب سلف کو ظاہر کرنا اور اہل بدعت سے ان کے موقف کا بیان

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ایک نئے باب سے درس کا آغاز کرتے ہیں، شیخ صاحب فرماتے ہیں "إظهار مذهب السلف وبيان موقفهم من أهل البدع" (مذہب سلف کو ظاہر کرنا اور اہل بدعت سے ان کے موقف کا بیان)۔

دو چیزیں آج کے درس میں ہم جاننے کی کوشش کریں گے:

1۔ مذہب سلف کو ظاہر کرنا اس کا کیا حکم ہے ظاہر کرنا چاہیے کہ ظاہر نہیں کرنا چاہیے؟ ظاہر کرنے سے کیا مراد ہے؟ کہ اوپنلی (openly) کھلم کھلا یہ کہنا کہ میں سلفی ہوں۔ مذہب سلف کو اپنانا یا مذہب سلف کی اتباع کرنا واجب ہے، مذہب سلف کی طرف لوگوں کو دعوت دینا کھلم کھلا دعوت دینا، اسے کہتے ہیں اظہار مذہب السلف، ظاہر کرنا۔

2۔ اور دوسری بات جو آج کے درس میں ان شاءاللہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ اہل سنت والجماعت کا موقف کیا ہے اہل بدعت سے۔

اب دو راستے ہیں ﴿وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ﴾ (البلد:10) ایک راستہ سلفیت کا راستہ ہے، ایک راستہ ان کے مخالفین کا راستہ ہے اور دو یہ راستے جدا ہیں کبھی مل نہیں سکتے۔

توجو اہل سنت والجماعت ہیں جو سلف کا راستہ ہے اور جو اُن کے مخالفین کا راستہ ہے اب یہ جو سلف ہیں جو اُن کے مخالفین ہیں اہل بدعت (یہ اہل سنت ہیں یہ اہل بدعت ہیں) توان کے ساتھ ان کا رویہ کیسا ہوتا تھا موقف کیا تھا تو چند اہم باتیں اس موضوع کے تعلق سے ان شاءاللہ آج بیان کرتے ہیں شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں (اب بات ہو رہی ہے اِظہار مذہب السلف کے تعلق سے):

"قال الرسول صلى الله عليه وسلم" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي" (میری سنت کو لازم پکڑو) "وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ" (اور میرے خلفائے راشدین (ہدایت یافتہ خلفاء) کی سنت کو بھی مضبوطی سے تھامے رکھو) "تَمَسَّكُوا بِهَا" (اسے مضبوطی سے تمسک یعنی تھامے رکھو) "وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ" (اور اپنے نوکیلے دانتوں سے اسے مضبوطی سے پکڑو) "وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ" (اور خبردار میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں نئی چیزوں سے) "فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ" (بے شک دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے) "وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (اور دین میں ہر بدعت گمراہی ہے)۔

یہ روایت امام احمد نے، امام ابوداود نے، امام ابن ماجہ نے، الدار وابن حبان (رحمہا اللہ) وغیرہ نے روایت کی ہے اور یہ صحیح حدیث ہے اور معروف حدیث ہے۔ اس میں دو چیزوں کا بیان ہے ایک ہے مذہب السلف، دوسرا اہل بدعت، دونوں چیزیں حدیث کے اس حصے میں آگئی ہیں اور یہ ایک لمبی سی حدیث ہے جس میں سے یہ ٹکڑا بیان کیا گیا ہے اور میں بھائیوں بہنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اس حدیث کو مکمل طور پر پڑھ لیں بڑی اہم حدیث ہے۔

اس میں سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک موعظہ سنایا جو بہت بلیغ تھا (انتہائی درجے کی بلاغت ہے اس موعظے میں) یہاں تک ہماری آنکھیں تر ہو گئیں اور دل نرم ہوئے پھر ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں لگتا ہے کہ آپ کا آخری موعظہ ہے ہمیں کچھ وصیت کیجیے ہمیں کچھ نصیحت کیجیے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث کا آغاز اللہ تعالیٰ کے تقویٰ سے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے کیا اور پھر حکمران وقت کی فرمانبرداری اطاعت سے

اور پھر یہ بھی وضاحت فرمائی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم میں سے جو زندہ رہے گا میری امت میں بہت سارا اختلاف دیکھے گا (بہت سا اختلاف تھوڑا نہیں!)۔

اور جب اختلاف کے تعلق سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیشن گوئی دی اور امت کو خبر دار کرنا مقصود تھا اس عظیم نصیحت میں تو پھر حل بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے اسی حدیث میں جب اختلاف کثیر ہو گا تو کیا کرنا ہے۔ ''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي'' یہ سلامتی کا راستہ ہے کہ میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور میرے بعد میرے خلفائے راشدین (ہدایت یافتہ جو خلفائے راشدین ہیں)۔

دیکھیں خلفاء ہے اور خلیفہ کہتے ہیں جو بعد میں آتا ہے اور پہلے کے نقش قدم پر چلنے والا ہے اسی کے راستے کو اپناتا ہے اسی کے دستور کو اپناتا ہے، پھر راشدین ہیں رُشد والے ہیں سمجھ دار ہیں عقل مند ہیں اور ''الْمَهْدِيِّينَ'' ہدایت یافتہ ہیں (سبحان اللہ کتنے خوبصورت الفاظ ہیں)۔ تو اِن کے راستے کو مضبوطی سے تھامنا ہے، کتنی مضبوطی سے تھامنا ہے یہ بھی فرمایا ہے۔

ایک ہوتا ہے تھامنا، ایک مضبوطی سے، ایک انتہائی درجے کی مضبوطی سے اور سب سے زیادہ مضبوط اگر آپ کچھ پکڑنا چاہتے ہیں فزیکلی (physically) حقیقتاً ہاتھ سے ہے یا دانتوں سے ہے؟ ایک آپ نے رسی پکڑنی ہے آپ ہاتھ سے پکڑتے ہیں اسے پھسلنے کے زیادہ چانسز (chances) ہوتے ہیں اور اگر آپ انہیں نوکیلے دانتوں سے دبا کر چبا کر زور سے پکڑیں تو جلدی رسی چھوٹنے کا نام نہیں لے گی۔

تو ایک فزیکل (physical) مثال کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوجہ فرما رہے ہیں اگرچہ سنت کوئی فزیکل (physical) چیز نہیں ہے جسے ہم ٹچ (touch) کر سکتے ہیں پکڑ سکتے ہیں لیکن کیونکہ روزمرہ زندگی میں ہم بہت ساری چیزوں کو پکڑتے بھی ہیں جکڑتے بھی ہیں مضبوطی سے تھامتے بھی ہیں لیکن ہم یہ جانتے ہیں میڈیکل سائنس کے اعتبار سے بھی یہ جان لیں کہ سب سے زیادہ مضبوط گوشت کے پٹھے جو ہیں وہ جبڑے کے ہیں۔ پتہ ہے آپ کو؟! آپ اپنے ہاتھوں سے یہ جو گوشت کے پٹھے ہیں اخروٹ توڑ سکتے ہیں؟ دانتوں سے توڑ سکتے ہیں ٹوٹ سکتے ہیں کہ نہیں؟ ہمارے دانت کمزور ہیں تو الگ بات ہے لیکن توڑنے والے توڑ بھی دیتے ہیں جن کے دانت مضبوط ہیں

، نہیں! فرق کیا ہے کیوں ٹوٹتے ہیں؟ کہتے ہیں کیونکہ دانت ہیں۔ آپ دولوہے لے لیں چھوٹے رنگز لے لیں اپنے ہاتھ میں اب اسے توڑ کر دکھائیں ٹوٹے گا؟

توبات یہ نہیں ہے کہ آپ کے دانت سخت ہیں اس لیے یہ ٹوٹا ہے بات یہ ہے کہ جو ایگزرشن آف پاور(Exertion of power)ہے اس اخروٹ کے اوپر اور نیچے سے دونوں طرف سے وہ بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ اس نے اخروٹ کو بھی توڑ دیا ہے۔

تو ہاتھ کی مضبوطی سے زیادہ دانتوں کی مضبوطی ہوتی ہے اور دانتوں میں سب سے زیادہ مضبوط کون سے ہیں؟ النواجذ (سبحان اللہ)۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر قربان جائیں یعنی صرف وضاحت نہیں ہے انتہائی وضاحت ہے یعنی سنت کو کسی صورت میں چھوڑنا نہیں ہے اور عجب بات ہے آج سب سے زیادہ امت میں ضائع ہونے والی چیز کیا ہے پیسہ ہے مال ہے دولت ہے نام ہے شہرت ہے وقت ہے کیا ہے؟! سب سے زیادہ سنت ضائع ہو رہی ہے وقت کے ساتھ ساتھ (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

پھر ہم کیا کہتے ہیں؟ ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتے ہیں جان سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نہیں کہتے؟ اگر سچی محبت ہوتی تو اتباع ہوتی اور مضبوطی سے سنت کو تھامنے والے ہوتے (اللہ تعالیٰ محض اپنے رحم وکرم سے ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے ہوں(آمین یاربّ العالمین))۔

اب جب مضبوطی سے تھاما ہے اب آدھا کام آپ نے کیا ہے ابھی آدھا کام باقی ہے۔ مضبوطی سے تھامنے کے لیے آدھا کام کیا باقی ہے؟ جو سنت کی ضد ہے اسے بھی جاننا ہے۔ اگر آپ سو فیصد کوئی چیز جاننا چاہتے ہیں اگر اس کی ضد کو نہیں جانیں گے تو پاؤں پھسل سکتا ہے، نہیں!

میڈیکل سائنس میں ہم نے ہیلتھ (health) پڑھ لی ہے پتہ ہے آپ کو؟ پہلے چار سال ہم نارمل انسان کی فزیکل جو ہیلتھ ہے وہ پڑھتے ہیں۔ اگر ہم بیماریاں نہ پڑھیں ڈزیزز (diseases) نہ پڑھیں تو مکمل ڈاکٹر ہو سکتے ہیں؟ نہیں۔ کیوں بھئی؟ صحت کے تعلق سے ہم نے سب کچھ پڑھا ہے جو نارمل فزیالوجی (normal

(physiology)ہے،اناٹمی(Anatomy)ہے،اس کے علاوہ جو بائیو کیمسٹری (Biochemistry)ہے یہ ساری چیزیں پڑھی ہیں۔پیتھالوجی(Pathology)پڑھتے ہیں فورتھ ائیر(fourth year)سے پیتھالوجی(Pathology)کیا ہے؟ڈزیزز(diseases)ہیں ساری۔وہ کیوں پڑھتے ہیں کیا ضرورت ہے؟ بھئی جب تک نہیں پڑھو گے ڈاکٹر نہیں بن سکتے ہو۔تو مکمل ڈاکٹر بننے کے لیے ہیلتھ کی جو ضد ہے بیماری وہ بھی پڑھنی چاہیے کہ نہیں؟

اب ہم نے سنت تو جان لیا ہے اور مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے سنت کو دانتوں سے پکڑا ہوا ہے لیکن جو اس کی ضد بدعت ہے وہ جانتے نہیں ہیں پاؤں پھسل سکتا ہے کہ نہیں؟تو پھر صرف بدعت کی بات نہیں ہے کہ صرف بدعت سے بچو تفصیل ہے کہ نہیں؟دین میں(دنیا میں نہیں) نئی چیز(موجودہ نہیں پرانی)اسے بدعت کہتے ہیں،دین میں ہو اور نئی ہو بدعت ہے۔

بدعت ہے تو بعض بدعت اچھی بھی تو سکتی ہے کہ نہیں؟ نہیں خبر دار''كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ''،تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ بدعت حسنہ بھی ہو سکتی ہے۔سد باب ہوا کہ نہ ہوا؟

اب بات کیا ہو رہی ہے سنت کو مضبوطی سے تھامنا ہے کہ نہیں؟ کتنا مضبوط؟یعنی مضبوطی کی انتہا ہے اس کے بعد کوئی مضبوطی نہیں ہے۔بدعت کی بات بھی آئی ہے اچھا بدعتیں تو بہت ساری ہیں کوئی اچھی بھی تو سکتی ہے نا؟نہیں ہو سکتی۔کس نے کہا ہے نہیں ہو سکتی؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے''كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ''۔

اگر بعض بدعت اچھی ہو سکتی تو پھر بعض ضلالہ بھی تو ہدایت ہو سکتی ہے کہ نہیں؟''كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ'' ہے نا۔اگر بعض بدعتیں اچھی ہو سکتی ہیں اس کا مطلب یہ ہوا اسی حدیث کی بنیاد پر کہ بعض گمراہی بھی تو ہدایت ہو سکتی ہے نہیں؟اگر بعض گمراہی ہدایت ہو سکتی ہے تو پھر بعض بدعت بھی اچھی ہو سکتی ہے،جب پہلا ناممکن ہے تو دوسرا بھی ناممکن ہے۔اس کا مطلب کیا ہوا؟کہ بدعۃ حسنۃ کا وجود ہی نہیں ہے۔

سنۃ حسنۃ ہے کہ نہیں؟سنۃ حسنۃ تو ہے میرے بھائی،لیکن بدعۃ حسنۃ کہاں سے آیا ہے اور سنت،بدعت میں زمین آسمان کا فرق ہے دونوں ضد ہیں اضداد ہیں۔عجب بات ہے بعض لوگوں پر جو بدعۃ حسنۃ کی بات کرتے ہیں اور جو

حدیث سنۃ حسنۃ والی ہے اس کو بدعۃ حسنۃ کے لیے استعمال کرتے ہیں اور جو واضح الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاش کہ وہ سمجھنے والے ہوتے اور سمجھ لیتے!

''وقال صلى الله عليه وسلم''(اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)''في وصف الفرقة الناجية''(الفرقۃ الناجیۃ کا وصف کرتے ہوئے)''وقد قيل له''(جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی گئی عرض کی گئی)''مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟''(اے اللہ تعالیٰ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں فرقۃ الناجیۃ (یعنی وہ فرقہ جو جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرنے والا ہے)؟۔

فرقۃ اور ناجیۃ کون سی حدیث ہے یہ ہم کس حدیث کے بارے میں بات کر رہے ہیں؟'' حديث افتراق الأمة''امت میں فرقوں کی حدیث معروف ہے۔ کون سی حدیث ہے؟ یہودیوں کے اکہتّر فرقے بنے، نصاریٰ کے بہتّر فرقے بنے اور میری امت کے تہتّر فرقے بنیں گے سارے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے۔

اب تہتّر فرقے ہیں امت کے بہتّر فرقے جہنم میں جارہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں سارے کے سارے تہتّر اُن میں سے بہتّر جہنم میں جارہے ہیں ایک فرقہ جو ہے جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرے گا''إِلَّا''، الا استثناء ہے یعنی یہ جہنم میں نہیں جائے گا فرقہ۔

صحابہ کرام نے جب یہ خبر سنی تو خاموشی اختیار کی صرف بھروسے پر کام کیا چلو ہم بھی ان میں سے ہوں گے ہم تو صحابہ ہیں؟ سوال کیوں کیا ہے جانتے ہیں؟ (سبحان اللہ) تاکہ وہ بھی اس ایک فرقۃ ناجیۃ میں سے ہوں اور وہ کون سا راستہ ہے تاکہ وہ بھی بچ جائیں۔ صرف صحابی کا ہونا وہ سمجھتے ہیں کہ صرف نام کا مسلمان کافی نہیں ہے بلکہ کام کا مسلمان جو ہے وہ لازمی ہے (سبحان اللہ)۔

اگر ہم میں سے کوئی ہوتا تو کہتے کہ ہم تو عالم ہیں ہمیں کیا ضرورت ہے ہم تو ویسے ہی اسی خاص فرقے میں ہیں! لیکن وہ سب سے بڑے عالم تھے اپنے زمانے کے اور سب سے زیادہ متقی پرہیزگار اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اس کے باوجود بھی عرض کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون سا ایک فرقہ ہے جو جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرے گا کچھ نشانیاں ہیں (سبحان اللہ) کیا نشانیاں ہیں اُس کی؟''قَالَ''(جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں)۔ایک روایت میں آج کا

لفظ بھی ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ دوسری روایت میں ''الْجَمَاعَۃُ''اور دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں صحابہ کی جماعت ''الْجَمَاعَۃُ'' ایک ہی چیز ہے۔

صحابہ کی جماعت کس چیز پر تھی؟ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی قرآن اور صحیح حدیث پر تھے وحی پر قائم تھے اور براہ راست سمجھا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ اوپر والی حدیث میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ خلفاء الراشدین ہیں ان کی سنت کو مضبوطی سے تھامو۔

صرف خلفاء الراشدین ہیں یا صحابہ بھی ہو سکتے ہیں؟ دوسری حدیث میں صحابہ بھی ایڈ(add) ہو گئے ہیں۔ لیکن کون سے ایک صحابی یا دو صحابی؟ سارے صحابہ اس میں اجماع ہے۔ اجماع کی روایت اور اس کو ایک ساتھ رکھیں تو اجماع صحابہ۔

اجماع صحابہ حجت ہے میرے بھائیو، فہم سلف کی جب ہم بات کرتے ہیں تو اجماع مطلب ہوتا ہے۔ اگر ایک صحابی بات کرتا ہے اور دوسرا مخالفت کرتا ہے یا صحابی کا قول کسی نص کی مخالفت کرتا ہے پھر وہ حجت باقی نہیں رہتا لیکن جب نص سے مخالفت بھی نہیں ہے دوسرے پھر کسی اور صحابی نے مخالفت بھی نہیں کی اور اس پر اجماع ہے چاہے اجماع سکوتی کیوں نہ ہو تو پھر یہ حجت ہوتا ہے۔

الغرض، یہ ثبوت ہے کہ مذہب السلف کا اظہار کرنا لازمی ہے۔ اظہار کہاں پر ہے اظہار کا لفظ ہے دونوں حدیثوں میں؟ شیخ صاحب نے یہ دونوں احادیث کیوں بیان کی ہیں اوپر ٹائٹل کیا ہے؟ اِظہار مذھب السلف ہے نا اور اہل بدعت سے موقف، ان دونوں چیزوں کی دلیل جو ہے ان دونوں احادیث میں ہے۔ اظہار کا لفظ حدیث میں ہے کسی حدیث میں ہے؟ دونوں میں نہیں ہے۔ تو پھر دلیل کیسے آئی ہے؟

کوئی آپ کو پکڑ کر پوچھے ادھر آؤ بات سنو آپ اظہار اظہار کی صبح سے بات کر رہے ہو دونوں حدیثوں میں ایک لفظ بھی نہیں ہے کہاں ہے مجھے نظر نہیں آ رہا اظہار کا اور نہ ہی کوئی اہل بدعت کی مذمت نظر آ رہی ہے کہاں پر ہے؟ بات بدعت کی ہے بدعت کی بات ہے؟ پہلی حدیث میں ہے۔ بدعت کی بات ہے اہل بدعت کی تو نہیں ہے نا اور دوسری

میں ''عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي'' یہاں پر بدعت کا لفظ ہی نہیں ہے تو پھر آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ دونوں احادیث جو اوپر موضوع ہے اس سے مطابقت ہے؟

کوئی شخص آکر کہتا ہے کہ مخالفت ہے چلو میں کہتا ہوں کہ مخالفت ہے کیا جواب ہے آپ کے پاس؟ مجھے پہلے بتائیں پہلے اظہار پھر موقف اہل بدعت کے ساتھ کیسا ہونا چاہیے؟ ظاہر سے مراد کیا ہے میں نے شروع میں کیا کہا تھا؟ کہ لوگوں کے سامنے مکمل وضاحت کے ساتھ اس منہج کو قائم کیا جائے یعنی لوگ دیکھیں گے کہ یہ سلفی ادارہ ہے یہ مذہب السلف پر قائم ہے۔ ایسا ہے نا ورنہ اظہار کیسے ہوتا ہے پھر ایسے ہی یعنی صرف باتوں سے تو نہیں ہوتا نا۔ سنت کوئی چھپنے والی چیز ہے؟ جب آپ سنت پر عمل کرنے والے ہوں گے ''عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي'' اور خلفاء الراشدین کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں گے تو آپ اپنے فعل سے اظہار کر رہے ہیں کہ نہیں اظہار ہوا کہ نہ ہوا؟

پھر دوسری حدیث میں کہاں ہے؟''مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي''۔ اب بہت سارے لوگ کہتے ہیں قرآن اور سنت، جتنے بھی تہتّر فرقے ہیں سب قرآن وسنت کی بات کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ بریلوی ہیں، دیوبندی ہیں جتنے بھی فرقے ہیں اپنی بات کو ثابت کرنے لیے جب فتویٰ دیتے ہیں امام کا قول تو ہوتا ہے لیکن امام کے قول کی بنیاد قرآن وحدیث ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی ان کے نزدیک اگرچہ بعض بلکہ بہت سارے مسائل میں صرف امام کا قول ہی ہوتا ہے جہاں پر دلیل نہیں ہوتی لیکن عمومی طور پر وہ بھی تو قرآن اور حدیث ہی پیش کرتے ہیں کوئی تورات اور انجیل تو پیش نہیں کرتا نا ثبوت کے طور پر تو''مَا أَنَا عَلَيْهِ''تو ہے نا یہاں پر۔

''وَأَصْحَابِي'' صرف ایک گروہ ہے مذہب السلف پر قائم لوگ جب واُصحابی کی قید سے عمل کرتے ہیں قرآن اور صحیح حدیث پر تو پھر ظاہراً ہوتا ہے کہ نہیں آپ کے سامنے چلتا پھرتا مذہب السلف پر قائم کہ نہیں؟ تو اظہار ہے کہ نہیں؟ صرف داڑھی کی بات ہو رہی ہے اظہار داڑھی ہوتی ہے ٹخنے کے اوپر شلوار ہوتی ہے؟! ظاہر کی بات پورا مکمل سنت پر قائم ہونا۔ جہاد کا معاملہ جیسا کہ نماز کا معاملہ ہے نماز نبوی ہے تو جہاد بھی نبوی ہے، یہ نہیں کہ نماز نبوی پڑھنی ہے اور جہاد اپنی خواہش نفس کے مطابق کرنا ہے یہ اِظہار مذہب السلف نہیں ہے۔

اسی لیے بعض لوگوں نے دھوکا کھایا ہے کہتے ہیں بن لادن بھی سلفی ہے۔ کس نے کہا ہے کہ سلفی ہے بن لادن بھئی کیونکہ رفع یدین کرتا ہے تو اس لیے وہ سلفی ہو گیا ہے، یا وہ سعودی عرب سے ہے اس لیے وہ سلفی ہو گیا ہے؟! مذہب السلف پر قائم وہ لوگ ہوتے ہیں (بار بار یہ بات کر چکا ہوں میں) جو عقیدے میں، عبادات میں، معاملات میں، سیاست میں ہر شریعت کے معاملے میں وہ فہم سلف کو سامنے رکھتے ہیں پھر اس پر عمل کرتے ہیں۔ تو فہم سلف کہاں ہے یہاں پر یہ تو بالکل نصوص کی مخالفت ہو رہی ہے! تو پھر کیسے صرف دڑاھی سے کس نے کہا ہے کہ منہج السلف قائم ہوتا ہے یہ کس نے کہا ہے؟!

تو اظہار سے کیا مراد ہے اگر آپ ان حدیثوں پر عمل کر لیں اگر واللہ! اہل بدعت آج گمراہی کے راستے پر جو چل رہے ہیں یہ لوگ اگر ان دونوں حدیثوں کو صحیح طریقے سے مضبوطی سے اپنے نوکیلے دانتوں سے اپنے ہاتھوں سے تھام لیتے نا واللہ گمراہ نہ ہوتے لیکن پتہ بھی ہے کہ شریعت کے نصوص کی مخالفت کر رہے ہیں بلکہ پچھلے درس میں میں نے بیان بھی کیا تھا جب غلط فہمی کا ازالہ کیا جہاد کے تعلق سے۔ کیا غلط فہمی تھی؟ کہ حکمران وقت کی اجازت کے بغیر جہاد کرنا جائز ہے یعنی شرط نہیں ہے حکمران کی اجازت شرط نہیں ہے، اور یہ قول بن لادن کا ہے اور اس کے ہم نوالوں اور ہم پیالوں کا ہے۔ القاعدہ یہی کہتی ہے طالبان بھی یہی کہتے ہیں اور سارے یہی کہتے ہیں جو اُن کے ہم نوالہ ہم پیالہ ہیں۔ تو یہ کیا ہے یہ منہج السلف ہے آپ کہہ سکتے ہیں یہ سلفی ہے اس نے اظہار کیا مذہب السلف کا یا اس نے اہل بدعت کا راستہ اختیار کیا ہے مجھے بتائیں؟

خوارج کیا کہتے ہیں اہل بدعت کا طریقہ کیا ہے؟ میرے بھائی معتزلہ کے پانچ اصول ہیں عقیدے کے ان میں سے ایک یہ ہے "الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر" اس سے کیا مراد ہے ان کی؟ حکمران کے خلاف بغاوت کرنا یہ نہی عن المنکر ہے ان کے لیے (سبحان اللہ)۔

تو اصل میں بغاوت کرو حکمران کے خلاف یہ اہل سنت کا راستہ نہیں ہے معتزلہ، خوارج اور اہل بدعت کا راستہ ہے ۔ تو اگر کوئی شخص بھی جزوی طور پر شریعت کی اتباع کرتا ہے تو ہم یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ منہج السلف پر قائم ہے اور شریعت کی اتباع سے مراد صرف داڑھی رکھنا نہیں ہے، ٹخنوں سے اوپر شلوار کرنا نہیں ہے یا سر پر پگڑی نہیں ہے وہ تو

روافض بھی کرتے ہیں۔ نہیں کرتے ؟! وہ تو قبر پرست بھی کرتے ہیں سارے کرتے ہیں تو کیا وہ بھی پھر منہج السلف پر قائم ہیں؟ کہاں ہیں "وَأَصْحَابِي" بلکہ "مَا أَنَا عَلَيْهِ" کہاں ہے مجھے دکھائیں؟ کیا قرآن اور صحیح حدیث میں شرک کی طرف دعوت ہے؟ کیا کہیں پر قرآن اور حدیث میں ہے کہ امام معصوم ہے؟ کس نے کہا ہے یہ ایک روایت تو دکھادیں! تو اس لیے کہ ان کی بنیاد ہی غلط ہے اگرچہ وہ کلمہ پڑھتے ہوئے امت میں داخل ہیں بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ امت سے ویسے ہی خارج ہوگئے ہیں ایسے لوگ جو ہیں (ان تہتّر فرقوں سے خارج ہو چکے ہیں) بعض علماء کا یہ قول بھی ہے۔

الغرض تو کیسے وہ ظاہر ہوتا ہے؟ عمل سے اور عمل ایک ہی گروہ ہے الفرقۃ الناجیۃ آپ اپنی آنکھوں سے بھی دیکھیں گے، کانوں سے بھی سنیں گے کہ ایک ہی گروہ ہے جو صرف زبان سے نہیں کہتا بلکہ کر کے بھی دکھاتا ہے کہ وہ عقیدے میں اصول میں سلفی ہیں، فروع میں سلفی ہیں، سلوک میں سلفی ہیں سیاست میں سلفی ہیں، اخلاق میں بھی (ہر اعتبار سے)۔

"وقال ابن مسعود رضي الله عنه" اب یہ بڑا خوبصورت اثر ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا، فرماتے ہیں "مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ" (جو تم میں کسی کے راستے کو اپنانا چاہتا ہے کسی کی پیروی کرنا چاہتا ہے پس اس کی پیروی کرے جو مر چکا ہے (سبحان اللہ) جو دنیا سے چلا گیا ہے)۔

کیسے پیروی کرے جو مر چکا ہے؟ جو علم وہ چھوڑ گیا ہے اس کی پیروی کرے۔ وجہ کیا ہے؟ کیونکہ جو زندہ ہے وہ فتنے میں مبتلا ہو سکتا ہے اور کئی ایسے لوگ ہیں میرے بھائیو (اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین)) جو راہ راست پر تھے صحیح منہج پر قائم تھے شیطان کے بہکاوے میں آگئے اور جس منہج پر وہ تھے آج ان کی مخالفت کر رہے ہیں اور اپنے استادوں کی مخالفت کر رہے ہیں اور وہ علماء جو اُن کو نصیحت کرنے والے تھے اُن کے خلاف باتیں کر رہے ہیں۔ دیکھیں يحيى بن علي الحجوري کو دیکھ لیں آپ شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمہ اللہ کے کبار طلاب علم میں سے تھے قریب ترین اسٹوڈنٹ تھے ٹھیک راستے پر تھے علماء نے تزکیات بھی کیے علماء نے ان کی طرف یعنی کافی تعریفیں بھی کی ہیں ان کے کام کو سراہا بھی ہے ان کے لیے دعائیں بھی کی ہیں، معاونت بھی کی ہے ان کے ساتھ لیکن شیخ مقبل کی وفات کے بعد شیخ مقبل (رحمہ اللہ) کا علم آج موجود ہے کہ نہیں؟ جو اُس کو اپناتا ہے گمراہی کا چانس ہے اس میں؟ نہیں۔ کیونکہ وہ وفات پا چکے ہیں۔

تو زندہ انسان شیطان کے بہکاوے میں کبھی بھی آسکتا ہے پاؤں کبھی بھی پھسل سکتا ہے آپ یہ نہ کہیں کہ ارے میرے جیسا کوئی نہیں ہے عالم۔ نہیں واللہ! ہم سے بڑے علم والے لوگ اللہ کی آزمائش میں آئے ہیں اور (نعوذ باللہ) راہ راست سے ہٹ گئے ہیں اس لیے ہمیشہ مومن کو اور طالب علم کو اپنا سر جھکا کر اپنے ربّ کے سامنے انکساری کے ساتھ ثابت قدمی کی دعا کرنی چاہیے ہمیشہ "اللَّهُمَّ يا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا على دِينِكَ، اللَّهُمَّ يا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا على دِينِكَ"ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیے،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہ دعا کیا کرتے تھے امت کے لیے سبق تھا۔

تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان اس کو نصب العین رکھیں کہ جو پیروی کرنا چاہتا ہے تو ان کی پیروی کریں جو دنیا سے جا چکے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے زندوں کی بات نہ سنیں؟ اُن کی بات بھی سنیں ان کے علم سے بھی استفادہ حاصل کریں لیکن ذہن میں ہمیشہ یہ بات رکھیں کہ اس کی ہر بات دین نہیں ہے میں اُس وقت تک اس شخص کی بات سنتا رہوں گا جب تک قرآن وسنت اور سلف کے منہج کے مطابق ہے اور جب کہیں پر خدانخواستہ کیونکہ معصوم نہیں ہے یہ بھی عالم ہے طالب علم ہے غلطی اس سے بھی ہو سکتی ہے تو اگر کبھی بھی اس منہج کے خلاف بات کرے گا تو پھر اس کی بات میں نہیں مانوں گا کیونکہ حق کے خلاف ہے (بات سمجھ آرہی ہے کہ نہیں آرہی؟) لیکن جو وفات پا چکا ہے اس کا علم موجود ہے اس کی اچھی بات بھی موجود ہے غلط بات بھی اور اس سے زیادہ غلطی نہیں کر سکتا وہ، جو صحیح غلط ہے وہ کر چکا ہے اپنے ربّ کے پاس جا چکا ہے دنیا سے چلا گیا ہے اب اس کا علم موجود ہے اور علماء نے اس کے علم پر بھی بات کی ہے کہ کیا صحیح ہے کیا غلط ہے تو وہ محفوظ ہو چکا ہے کتابی شکل میں یا ان کے دروس میں، آڈیو لیکچرز میں، وڈیو لیکچرز میں کہیں پر بھی موجود ہے۔

تو ایسی صورت میں طالب علم جو ہے سیکیورٹی محسوس کرتا ہے کہ جب اس عالم کی بات آگئی ہے۔ جب کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا ہے فتویٰ دیا ہے تو آپ اس کو لینے میں جھجکتے ہیں؟ نہیں۔ بھئی کیوں نہیں جھجکتے؟ کیونکہ اس شخص کی زندگی ساری اسی منہج پر قائم تھی قرآن ہے، صحیح حدیث ہے اور فہم السلف ہے، تو آپ جب اس کے قول کو لے لیتے ہیں تو اب تسلی ہو جاتی ہے، لیکن اگر کوئی ایکس پرسن (X Person) ہے کسی نے کہہ دیا اس

نے فتویٰ دیا ہے تو تسلی نہیں ہوتی ہم دلیل کو ڈھونڈتے ہیں دیکھتے بھی ہیں پوچھتے بھی ہیں لیکن جب شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ آجاتا ہے اگرچہ ہم دلیل نہیں دیکھتے اکثر تو یہ میں خود بھی کرتا ہوں اگر نہیں بھی کرتے کسی مسئلے میں تو ہمیں یہ پتہ ہوتا ہے کہ یہ شخص جو ہے اس کی زندگی ایسے گزری ہے اور علم کی روشنی میں بات کرنے والا شخص ہے اپنی خواہش نفس کو آگے کرنے والا ہر گز نہیں ہے اور اُن کا علم محفوظ ہے موجود ہے۔ بات واضح ہے کہ نہیں؟

آگے فرماتے ہیں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ "أُولَئِكَ" یہ کون ہیں جو وفات پاچکے ہیں جن کی پیروی کرنی چاہیے؟ "أُولَئِكَ" (وہ) "أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ)۔

سبحان اللہ، کتنا بڑا شرف ہے! لوگ کہتے ہیں کہ میں فلان کا دوست ہوں فلان کا دوست ہوں۔ کوئی بادشاہ کی طرف اپنی نسبت کرتا ہے، کوئی وزیر کی طرف کرتا ہے، کوئی مشیر کی طرف کرتا ہے، کوئی بڑے تاجر کی طرف کرتا ہے اور سب سے بڑا شرف کون لے گئے امت میں دوستی کے اعتبار سے؟ کتنا بڑا شرف ہے کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں (اللہ اکبر)۔ واللہ! اس سے بڑا شرف نہیں ہے دنیا میں۔ دنیا کا مال دنیا میں رہ جاتا ہے دنیا کی عزت، شہرت سب کہاں رہ جاتی ہے! لیکن أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ شرف تاقیامت رہے گا کہ نہیں؟ اللہ اکبر۔

کیا خوبی ہے ان لوگوں میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "كَانُوا خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ" (اس اُمت میں سب سے بہترین لوگ تھے)۔ کیسے لوگ تھے بھئی کس نے کہا آیئے دیکھتے ہیں وہ فرماتے ہیں "أَبَرَّهَا قُلُوبًا" (اُن کے دل سب سے زیادہ اچھے تھے (اللہ اکبر))۔

اُمت میں ایسے دلوں کے اعتبار سے دل تو ہمارے بھی ہیں دل ان کے بھی تھے، ہمارے دل بھی دھڑکتے ہیں ان کے دل بھی دھڑکتے تھے لیکن کیا دو دل ایک جیسے ہیں؟ ان کے دل سب سے زیادہ اچھے تھے "أَبَرَّهَا قُلُوبًا" پاک دل تھے صاف دل تھے کوئی کینہ بغض و نفرت نہیں، شرک بدعات خرافات کا نام نہیں، نافرمانیاں کرتے نہیں تھے، ہو جاتی تھیں کسی خطاء میں تو فوراً توبہ کرتے تھے "أَبَرَّهَا قُلُوبًا"۔ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد اگر دنیا میں کسی کا دل اچھا تھا تو وہ کون ہیں؟ تو وہ صحابہ ہیں۔ "وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا" (اور سب سے زیادہ گہرائی والا علم تھا ان کے پاس علم والے تھے)۔

علم تو بہت سارے علماء ہیں امت میں آج بھی علماء ہیں لیکن گہرائی والا علم کس کے پاس تھا؟اُن کے پاس تھا۔کیوں گہرائی والا علم تھا؟اچھا علم گہرا بھی ہوتا ہے غیر گہرا بھی ہوتا ہے؟سُپر فیشل(superficial) بھی ہوتا ہے ڈیپ(deep) بھی ہوتا ہے کیا یہ کوئی سمندر ہے؟علم سمندر ہے کہ نہیں؟ہے(الحمدللہ)۔

گہرائی میں کیا ملتا ہے؟ کبھی دیکھے ہیں ہیرے موتی اوپر تیرتے ہوئے کہ لوگوں نے یوں جا کر ہاتھوں سے پکڑ لیا یا جال ڈال کر پکڑ لیا؟اوپر مچھلیاں تو ہوتی ہیں،نہیں! جھاگ بھی ہوتی ہے بہت کچھ ہوتا ہے لیکن اندر کیا ہوتا ہے؟اصل خزانے اندر ہوتے ہیں۔اور پھر نیچے جانے کے لیے محنت کی ضرورت ہے کہ نہیں یا اوپر سے گزارا کرنا ہے؟زیادہ محنت ہے مشقت ہے،قربانیاں ہیں ایسے مفت چیز کوئی تھوڑا ہی ملتی ہے۔

”وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا“سب سے زیادہ گہرائی والا علم تھا ان کے پاس اور سب سے بڑی وجہ کیا تھی؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست علم حاصل کیا۔یہ نام کا شرف نہیں ہے میں نے کہا صحابی ہیں تو بڑا شرف ہے،نام کا نہیں ہے یہ صرف یہ کام کا شرف ہے کہ براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم حاصل کرتے ہیں،دنیا میں ایسا استاد کبھی نہ تھا اور کبھی نہ ہوگا۔

جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے الفاظ سنتے ہیں اور فوراً دل میں اتر جاتے ہیں ان کا علم ہمارے علم جیسا ہوگا یا ہمارے جو علماء ہیں ان جیسا ہوگا؟یا ان کے علماء جیسا ہوگا؟نہیں واللہ! جو علم رکھتے تھے کمال کا رکھتے تھے تھوڑے تھوڑے قطرے نہیں تھے کہ ادھر سے قطرہ لیا اُدھر سے قطرہ لیا،یہ عمق ہوتا ہے ڈیپتھ آف نالج(Depth of Knowledge) یہ ہوتی ہے کہ علم ہے تو کمال کا علم ہے(سبحان اللہ)۔

”وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا“(اور امت میں سب سے کم تکلف کرنے والے تھے(ہر اعتبار سے))۔ہم تکلفات میں پڑ جاتے ہیں ہر معاملے میں،وہ تکلف نہیں جانتے تھے(تکلیف جانتے تھے تکلف نہیں جانتے تھے)۔

تکلیف اور تکلف میں کیا فرق ہے؟تکلف بناوٹ ہے انسان تکلف کر کے کچھ دکھانے کی کوشش کرتا ہے کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے،تکلیف حقیقت ہے ذمے داری ہے،تو تکلفات میں بہت کم تھے۔

"قَوْمٌ اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"((اور سب سے بڑا شرف یہ ہے ان ساری خوبیوں کے ساتھ ایک اور خوبی ہے سب سے بڑی)ایسی قوم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے چنا ہے اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی بنادیا ہے)۔

کیا مرضی سے صحابی بنے ہیں وہ؟ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی مرضی سے پیدا ہوئے اس زمانے میں اور اپنی مرضی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہوئے؟ ہم جس زمانے میں پیدا ہو رہے ہیں ہمارا کوئی کمال ہے اس میں ہم کس زمانے میں پیدا ہو رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہوں گے اور یہی لوگ ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی۔

اب اگلی خوبیاں دیکھیں، چناؤ ہے اللہ تعالیٰ کا خاص صحابی بنادیا اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور "وَنَقْلِ دِينِهِ"(اور آپ کے دین کو نقل کرنے والے بھی یہی ہیں)۔آگے کس نے پہنچایا ہے؟ محفوظ کیا ہے علم سے (دیکھیں علم سے پہلے محفوظ کیا ہے)اور پھر اس پر عمل کیا ہے اور پھر اسے آگے پہنچایا ہے۔

اگر وہ لوگ محنت نہ کرتے اور ہماری طرح (اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے (آمین)) سستی کرنے والے ہوتے تو آج ہم لوگ انڈیا، پاکستان میں رہنے والے کہاں ہوتے؟! ہمیں کلمہ کس نے سکھایا ہے ہمارے فورفادرز (forefathers) کو (باپ دادا کو) اُن سے پہلے والے لوگوں کو؟

کلمۂ توحید کی تعلیمات مدینہ سے شروع ہوئیں جزیرہ عرب تک پہنچیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں جزیرہ عرب تک تھیں آگے تو نہیں تھیں نا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین تھے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اُجمعین) انہوں نے وہ محنت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغامات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی وہ پاسداری کی کہ واللہ پوری دنیا میں آپ کو مثال نہیں ملتی کہیں پر بھی کہ کسی قوم نے اپنے کسی قائد یا لیڈر کی باتوں پر اس طریقے سے عمل کیا ہو واللہ! کوئی مثال آپ کو نہیں ملے گی۔یہاں تک کہ ستر سال سے زیادہ عمر ہے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی وہ ترکی کی طرف جاتے ہیں اور ترکی یورپ ہے جزیرۂ عرب سے کتنا دور ہے خود صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاتے ہیں۔ان کی اولاد ہے تابعین ہیں اتباع

التابعین ہیں دوسرے لوگ بھی موجود ہیں اور ستّر سال کا بزرگ! آگے، پیچھے بھی نہیں اور جنگ ہو رہی ہے تیر چل رہے ہیں جان ہتھیلی پر ہے بیمار ہوئے طبیعت خراب ہوئی کیا کہتے ہیں؟کہ اگر مجھے موت آ جاتی ہے تو مجھے استنبول(قسطنطنیہ)سے جتنا بھی زیادہ قریب ہو سکے وہاں پر لے کر جانا۔اب صحابہ کرام نے ڈھالیں لے لی ہیں وہ جو لشکر تھا ساتھ اور آگے بڑھتے رہے دفن کرنے کے لیے وصیت پر عمل کرنے کے لیے اُدھر سے مخالفین تیر مار رہے ہیں،یہ آگے بڑھتے رہے جہاں تک جا سکتے تھے قریب ترین وہاں پر دفن ہوئے۔

ایسے دل کس کے ہیں؟ایسا علم کس کا ہے؟ایسا تقویٰ کس کا ہے ایسا عمل کس کا ہے؟سبحان اللہ۔ستّر سال کے بزرگ ہیں عذر شرعی ہے کہ نہیں لیکن پھر بھی عذر نہیں جانتے کیونکہ اس کلمے کو پہنچانا ہے دن کی سربلندی لازمی ہے تو باہر نکلے۔

اُن کے بھی گھر تھے جیسے ہمارے گھر ہیں،ان کی بیویاں تھیں جیسے ہماری بیویاں تھیں،ان کے بھی بچے تھے جیسے ہمارے ہیں،ان کے بھی کاروبار تھے جیسے کہ ہمارے ہیں،ان کی بھی دنیا تھی جیسے کہ ہماری ہے لیکن جب چھوڑا اللہ تعالیٰ کے لیے پھر پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔

اُن کی محنت تھی کاش ہم ان کی محنت کی قدر کرنے والے ہوتے! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد ان ہی کا احسان ہے ہمارے اوپر کہ آج جس دین کے بیج کو وہ بونے والے تھے اور مشرق سے مغرب تک یورپ سے چین تک آپ دیکھیں گے کلمۂ توحید پھیلا ہے اُس بہترین زمانے کے لوگوں نے پھیلایا ہے آج اُس دین کی ہمارے دلوں میں کیا قدر ہے؟!(إلا من رحم الله سبحانه وتعالیٰ)۔آج اگر آپ اس دین کی قدر کرنے والے ہوتے اللہ کی قسم ہم سب سے آگے ہوتے،دین میں بھی دینا میں بھی،اور ہماری دنیا اگر چلی بھی جاتی تو آخرت کبھی بھی ہاتھ سے نہ جاتی لیکن آج ہمارا کیا حال ہے؟!نہ ہاتھ میں دنیا ہے اور نہ دین ہے جیسا کہ ہونا چاہیے تھا(إلا من رحم الله سبحانه وتعالیٰ)۔ہم سب سے پیچھے کیوں ہیں سب سے ذلیل؟!اکثر بات کیا کرتا ہوں امت کی بات آتی ہے ہم کیوں پیچھے ہیں؟کیونکہ ہم دین میں پیچھے ہیں اس لیے قوموں میں بھی سب سے آخر میں ہیں پیچھے ہیں۔

ہماری ترقی صرف دنیا سے نہیں ہے یاد رکھیں ہماری عزت صرف دنیا میں نہیں ہے، ہماری عزت دین سے جڑی ہوئی ہے یاد رکھیں، اگر کوئی عزت حاصل کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (النساء:139)۔ عزت ڈھونڈنی ہے تو کیوں دائیں بائیں جاتے ہو کہاں تلاش کرتے ہو عزت کو؟! عزت اس دین میں ہے توحید میں ہے اتباع سنت میں ہے، منہج سلف میں ہے اور اللہ کی قسم جس نے اس کو اپنایا ہے دنیا تو سب چھوڑ کر جاتے ہیں لیکن آخرت دو لوگوں کی برابر نہیں ہوتی اللہ کی قسم!

تو ہم کیا منہ دکھائیں گے نہ دنیا ہے نہ دین ہے کریں گے کیا ہم لوگ؟! اور کب تک پیچھے رہیں گے اور کب تک ذلیل رہیں گے کب سر اٹھائیں گے ہم؟!

جہاد کے نام پر دہشت گردی کرنا جانتے ہیں لیکن کاش کہ جہاد کی حقیقت کو جان لیتے اور اپنے سر کو جھکانا جانتے نصوص کے سامنے اور اس پانچ فٹ قد میں شریعت کا نفاذ میں کرنے والے ہوتے تو اللہ کی قسم ہماری یہ حالت نہ ہوتی!

آگے فرماتے ہیں (اب خوبیاں بیان کر چکے ہیں نا اب ہمارے لیے حکم ہے بعد میں آنے والوں کے لیے) ''فَتَشَبَّهُوا بِأَخْلَاقِهِمْ وَطَرَائِقِهِمْ''، بس اُن جیسے تو نہیں ہو سکتے ہو لیکن مشابہت تو کر سکتے ہو کہ نہیں؟ نہ تو دل تمہارے اُن جیسے ہیں نہ علم تمہارا اُن جیسا ہے لیکن اُن کی مشابہت تو کر سکتے ہو کہ نہیں؟ کس چیز میں؟ دو چیزیں یاد رکھیں اخلاق میں اور اُن کے راستے میں یہ دو چیزیں لازمی ہیں۔

بعض لوگ سلف کے راستے کو اختیار تو کرتے ہیں لیکن اخلاق پیچھے رہ جاتے ہیں اور بعض اخلاق تو لے لیتے ہیں راستہ پیچھے رہ جاتا ہے، تو دو چیزیں لازمی ہیں کہ اخلاق بھی سلف کا ہے اور راستہ بھی منہج بھی سلف کا ہے کیونکہ منہج بغیر اخلاق کے ادھورا ہے ناقص ہے۔ وہ کیسا منہج ہے جس میں اخلاق نہیں ہیں؟! کیونکہ یہ دین کامل ہے ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ (المائدۃ:3)۔ اور پہلے درس میں میں نے بتایا تھا کہ اس کامل دین کو آج کون دنیا میں لے کر چل رہا ہے سلفی ہیں کوئی اور ہے؟ منہج سلف پر قائم ہیں کہ نہیں؟ اہل سنت والجماعت ہیں کہ نہیں یہی لوگ ہیں کہ نہیں؟ تو پھر کیونکہ منہج کامل ہے اور اس کامل دین پر عمل کرنے والے یہی لوگ ہیں جو اس منہج پر قائم ہیں۔ تو یہ کیسے ممکن ہے راستہ تو ان کا مضبوط ہے لیکن اخلاق ان کے کمزور ہیں ممکن ہے یہ؟! اس لیے اگر آپ سلف کی بات کرتے ہیں تو آپ

کے اخلاق بھی سلف جیسے ہونے چاہیئں اس لیے یہ واحد گروہ ہے جو آپ کو نظر آئے گا فرقوں میں سے الفرقۃالناجیۃ جو سینہ تان کراور بڑامنہ کھول کر کہتے ہیں کہ ہم اصول میں بھی سلفی ہیں فروع میں بھی سلفی ہیں طریقتاً بھی سلفی ہیں۔

طریقتاً کیا ہے؟ اخلاق، سلوکیات سلفی ہیں اسی منہج پر قائم ہیں ہمارے اصول اور فروع میں کوئی اختلاف نہیں ہے ہمارے اخلاق میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے، جہاں سے ہم اصول لیتے ہیں وہیں سے فروع لیتے ہیں وہیں سے اخلاق بھی لیتے ہیں کیونکہ اگرآپ اصول کسی گروہ سے لے لیں فروع کسی اور سے لے لیں اور اخلاق کسی تیسرے سے لے لیں تو پھر آپ سب سے بڑے ناقص ہیں اور آپ اُن لوگوں کی شان میں گستاخی بھی کر رہے ہیں جن سے آپ نے اصول لیے ہیں کہ آپ دبے لفظوں میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے نہ فروع اچھے ہیں نہ سلوک اور اخلاق اچھے ہیں اور جن سے آپ نے فروع لیے ہیں آپ دبے لفظوں میں اُن کی بھی مذمت کررہے ہیں کہ ان کے نہ تو اصول اچھے ہیں نہ ان کا اخلاق اچھا ہے اور جن سے آپ نے طریقہ لیا ہے آپ دبے لفظوں میں یہ کہہ رہے ہیں اپنے کردار سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ یادرکھنا ان کے اخلاق کو لینا راستے کو لینا ان کے اصول، فروع کو نہ لینا۔ ناانصافی ہے کہ نہیں؟

اس لیے پہلے درس میں آپ کو یاد ہو گا جب ہم بات کررہے تھے مقدمے میں کہ دین اسلام کی خوبصورتی کس چیز میں ہے؟ وسطیت میں ہے، میانہ روی میں ہے، نہ افراط ہے نہ تفریط ہے۔

آگے شیخ صاحب فرماتے ہیں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے "فإنّهم كانوا علَى الهُدَى المُستقِيمِ" ایک اور وجہ بھی ہے کہ ان کے اخلاق اور راستے کو کیوں اپنائیں ہم منہج کو کیوں اپنائیں؟

کیونکہ وہی لوگ قائم تھے کس چیز پر؟ "الهُدَى المُستقِيمِ" (ہدایت، سیدھی ہدایت)۔ الصراط المستقیم، الھُدی المستقیم، الھَدی المستقیم سب ایک ہیں وہ اس پر قائم تھے اس لیے امام بغوی رحمۃاللہ علیہ نے شرح السنۃ میں اس قول کو نقل کیا ہے۔

امام بغوی رحمۃاللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟ سن 510 ہجری میں ہوئی اور یہ شرح السنۃ امام بغوی کی بڑی پیاری کتاب ہے اس میں عقیدے کے مسائل بیان کیے گئے ہیں انہوں نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔

"وقال الإمام أحمد رحمه الله" (امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "أصول السنة عندنا" (اصول السنۃ ہمارے نزدیک) "التمسك بما كان عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم" (اس چیز کو مضبوطی سے تھامے رکھنا جس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تھے) "والإقتداء بهم" (اور ان کی اقتداء کرنا ان کے راستے کو اختیار کرنا، ان کے راستے کی اتباع کرنا ان کے راستے پر چلنا) "وترك البدع" (اور بدعتوں کو ترک کرنا)۔

شرح أصول اعتقاد أہل السنۃ میں امام للاکائی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اس قول کو اور یہ اصول السنۃ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی جو پہلے بھی شرح کر چکے ہیں آئمہ سلف کے عقیدے میں تو بھائیوں بہنوں سے گزارش ہے کہ ایک مرتبہ وہ سن لیں بڑے خوبصورت اور اچھے اس میں پیغامات ہیں اور اچھے اصول بیان کیے ہیں امام صاحب نے جو طالب علم کے لیے میں سمجھتا ہوں بہت ضروری ہیں اُن کو جاننا۔

اب یہ تین چیزیں ہیں (دو احادیث ہیں اور دو آثار ہیں) شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے نقل کیے ہیں اپنی اس بات کو ثابت کرنے کے لیے۔ کیا ثابت کرنے کے لیے؟ "إظهار مذهب السلف وبيان موقفهم من أهل البدع"۔

اہل بدعت سے موقف کیا ہمیں نظر آتا ہے یہاں پر کہاں پر ہم نے لیا ہے اہل بدعت سے موقف؟ جب بدعت سے آگاہ کیا تو ان کے اہل سے آگاہ کیا کہ نہ کیا؟ بدعت غیر اہل کے ہوتی ہے؟ سنت بغیر اہل کے ہوتی ہے؟ جب سنت بغیر اہل کے نہیں ہوتی تو بدعت کیسے بغیر اہل کے ہو سکتی ہے؟! تو اہل سنت بھی ہیں اور اہل بدعت ہیں، سنت پر قائم بھی لوگ ہوں گے اور بدعت پر قائم بھی لوگ ہیں۔ بدعت اس وقت موجود نہیں ہو سکتی جب تک کہ بدعتی نہ ہوں (کیا خیال ہے؟) تو بدعتی ہوں گے آئیں گے اہل بدعت بھی ہوں گے، اہل سنت بھی ہوں گے۔

تو جب بدعت سے آگاہ کیا خبردار کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اہل بدعت سے بھی کیا ہے اور جب سنت کا حکم دیا کہ مضبوطی سے تھامے رکھو اس کا کیا مطلب ہے؟ اہل سنت کے راستے کو مضبوطی سے تھامے رکھو، اور اسی طریقے سے جب "عَلَي مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" ہی ایک راستہ ہے اس کے مخالف اہل بدعت کا راستہ ہے بہتّر فرقے اہل بدعت ہیں، جب ایک راستہ فرقۃ الناجیۃ کا راستہ ہے یہ اپنانا ہے یہی نجات کا راستہ ہے باقی راستے گمراہی کے راستے ہیں تو ان سے بچنا

ہے کہ نہیں بچنا نجات کیسے ممکن ہے؟ کیا ان کی بات بھی سننی ہے ان کے ساتھ بھی تعلق رکھنا ہے یا جب تک ان سے دوری اختیار نہیں کرتے نجات ممکن نہیں ہے؟

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول میں یا تو صحابہ ہیں یا صحابہ کے مخالفین ہیں اگر صحابہ کے مخالفین کا راستہ اپناتے ہو تو ہلاکت کا راستہ ہے، نجات چاہیے تو صحابہ کرام کے راستے کو اپنانا پڑے گا یہ اہل سنت، یہ اہل بدعت ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ علیہ کے فرمان میں "وترك البدع" جب بدعت کو چھوڑا تو اہل بدعت کو بھی چھوڑا کہ نہیں؟ جب تمسک کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے راستے کو مضبوطی سے تو پھر جو اور راستے ہیں اس کے علاوہ وہ بدعت کے راستے ہیں جمع ہیں، "وترك البدع" ایک نہیں ہوتا ایک سے ہمیشہ زیادہ ہوتا ہے اُن کی خواہش نفس ہر بندے کی اپنی ہوتی ہے۔

اور فرقے فرقے بہتّر فرقے ہیں۔ کتنے ہیں؟ بہتّر ہیں ہلاک ہونے والے لیکن نجات پانے والا ایک ہے۔ دو کیوں نہیں ہیں؟ ہو بھی نہیں سکتے دو کیونکہ حق ایک ہے اگر حق دو نہیں ہو سکتا تو راستے بھی دو نہیں ہو سکتے لیکن باطل ایک سے زیادہ ہوتا ہے ہمیشہ۔ آپ دیکھ لیں کیا مشرک کبھی اکٹھے ہو سکتے ہیں ایک معبود کی عبادت میں؟ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہندوؤں کو دیکھیں تینتس (33) کروڑ معبود (پتہ نہیں کہاں سے تینتس (33) کروڑ لے کر آئے ہیں!) کبھی بھی نہیں ہو سکتا۔

قوم نوح میں دیکھیں سب سے پہلا شرک تھا پانچ تھے کہ نہیں؟ وہ بھی ایک پر متحد نہ ہو سکے۔ کرسچنز (Christians) کو دیکھ لیں تین ہیں ٹرینٹی (Trinity) ہے پھر بھی وہ ایک پر متحد نہ ہو سکے۔ کیوں نہیں ہو سکتے؟ کیونکہ توحید ہے ہی نہیں۔ توحید کسے کہتے ہیں؟ ایک کو اور اہل توحید وہ ہیں جو سب اکٹھے ہیں توحید پر اور سنت پر۔

شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "ومازال السنة وعلماؤها" (اور ہمیشہ سے رہے ہیں اہل سنت اور ان کے علماء) "جيلا بعد جيل" (نسل در نسل (Generation after generation))۔ کس چیز پر قائم تھے اور ہمیشہ قائم رہے؟ "يدعون إلى اتباع السلف" (دعوت دیتے رہے ہمیشہ ہر دور میں ہر زمانے میں "يدعون إلى اتباع السلف الصالح" "سلف الصالح کی اتباع کی) "والإقتداء بهم" (اور یہ بھی دعوت تھی کہ ان کی اقتداء بھی کی جائے (یعنی صرف نام کی دعوت نہیں

ہے کام کی دعوت بھی ہے اقتداء کرنی لازمی ہے))"وسلوك طريقهم"(اوران راستے کو اپنانا ہے)"وما برح أهل السنة يستدلون على دينهم وعقائدهم"(اور ہمیشہ ایسے ہی رہے ہیں اہل سنت کہ وہ دلائل اپنے دین کے تعلق سے پیش کرتے تھے"وعقائدهم"اور اپنے عقائد کے دلائل بھی پیش کرتے تھے)"بما جاء في كتاب الله"(جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب(یعنی قرآن مجید)میں ہے)"وبما صح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم"(اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح ثابت ہوا)"فإن لم يجدوا فيهما"(پس اگر قرآن اور صحیح حدیث میں ان کو کوئی چیز نہ ملتی)"فبما ثبت عن السلف الصالحين من الصحابة والتابعين"(پھر وہ چیز لیتے جو ثابت ہوتا سلف صالحین سے صحابہ میں سے اور تابعین میں سے)"وأتباع التابعين"(اور اتباع التابعین میں سے)۔کیا ہر کوئی؟نہیں۔"المعروف عنهم الإمامة في السنة"(أن میں سے وہ خاص طور پر بہترین تین زمانوں کے(ہر بندہ نہیں سبحان اللہ، وہ خاص طور پر لوگ بہترین تین زمانوں کے)جو معروف تھے)۔کس چیز میں؟سنت میں نہیں، سنت میں امامت"الإمامة في السنة"۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے ایک ہیں یا دو ہیں اگرچہ اور بھی علماء تھے کہ نہیں اور بھی امام تھے کہ نہیں؟ تو پھر امام اہل السنۃ جب کہا جاتا ہے ایک ذہن میں کیوں آتا ہے؟ اور بھی امام ہیں۔الرازیین(أبي حاتم و أبي زرعۃ الرازیین)امام تھے اپنے زمانے کے،امام بخاری(رحمہا اللہ)۔تو آئمہ جو معروف ہیں آئمہ۔

اب ایک شخص لے کر آتا ہے کسی ایسے شخص کو جو اُس زمانے میں تو تھا لیکن امامت سے معروف نہیں تھا سنت میں اس کا قول لیا جائے گا؟اگر قرآن وسنت کے مطابق ہے تو لیا جائے گا اگر مخالف ہے تو نہیں لیا جائے گا۔

تو یہ بھی شیخ صاحب(حفظہ اللہ)شرط بیان کر رہے ہیں کہ تین بہترین زمانے کے خاص طور پر وہ لوگ جو معروف ہیں سنت میں نہیں کس چیز میں؟ سنت میں امامت سے معروف ہیں۔

"قال ابن كثير"اب چند مثالیں دیکھیں بڑی پیاری مثالیں ہیں۔امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کون ہیں؟ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔وفات کب ہوئی؟774ہجری۔معروف تفسیر ہے تفسیر القرآن العظیم ابن کثیر (رحمۃ اللہ علیہ)کی اسے تفسیر بالأثر کہتے ہیں یعنی اس تفسیر میں انہوں نے قرآن مجید کی آیت کی تفسیر قرآن مجید سے کی

ہے احادیث سے کی ہے، آثار سے کی ہے اسے کہتے ہیں تفسیر بالأثر۔ دوسری اس کی ضد میں ہے وہ ہے تفسیر بالرائی۔ تو جو معتبر تفسیر ہوتی ہے کون سی ہوتی ہے جو رائے کی بنیاد پر ہوتی ہے یا جو اُثر کی بنیاد پر ہوتی ہے؟ جو اُثر کی بنیاد پر ہوتی ہے۔
امام ابن کثیر (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں اب کیا ثبوت شیخ صاحب حفظہ اللہ دے رہے ہیں؟ ثبوت، اب ایک امام جو مفسر قرآن ہے معروف ہے اپنے زمانے کا اس کے قول کو یہاں پر بیان کر رہے ہیں۔ کس چیز کے تعلق سے؟ کہ جب اتباع کی بات آتی ہے سلف کی اتباع آتی ہے تو اس کی پریکٹیکل مثال بھی ہمیں بیان کر رہے ہیں یہ کہ کس طریقے سے ہر دور میں ہر زمانے کی بات اوپر ہوئی ہے کہ آپ دیکھیں اس آٹھویں صدی میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو اس راستے کو اپناتے تھے اور کیسے اپناتے تھے اس کی مثال بھی دیکھیں آپ۔
کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی تفسیر میں سورۃ الاعراف آیت نمبر 54 کی تفسیر میں ﴿ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ (پھر اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہوئے (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے))۔ اب اس کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "فللناس في هذا مقالات كثيرة جداً" (لوگوں کے اس آیت کے تعلق سے بہت سارے اقوال موجود ہیں)۔ "ناس" لوگ ہیں ان میں سے اہل حق بھی ہیں اہل باطل بھی ہیں، اہل سنت بھی ہیں اہل بدعت بھی ہیں، جب ناس کہا تو سارے اس میں شامل ہیں۔ "ليس هذا موضع بسطها" (یہ جگہ نہیں ہے کہ میں سارے اقوال یہاں پر بیان کروں کیونکہ اختصار سے کام لیا گیا ہے (ابن کثیر کا اختصار سے کام لیا گیا ہے (سبحان اللہ)) "وإنما يسلك في هذا المقام" ((اب سن لیں) اب ایسے مقام پر جو راستہ اختیار کیا جاتا ہے وہ یہ ہے (سن لیں کون سا ہے)) "مذهب السلف الصالح" (سلف الصالح کے مذہب کو اپنایا جاتا ہے)۔ ایسی آیات میں خاص طور پر جن میں اسماء وصفات کا ذکر ہو جس میں کثرت سے اختلاف پایا جاتا ہے جس میں کثرت سے اقوال پائے جاتے ہیں اور ہر بندہ اپنی بات کرتا رہتا ہے مخالفین بھی زیادہ ہیں، انکار کرنے والے بھی زیادہ ہیں، تاویل، تحریف کرنے والے بھی زیادہ ہیں تو ان کی باتیں مت سنو نجات کا راستہ ایک ہے۔
امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وإنما يسلك في هذا المقام مذهب السلف الصالح" اب ان کے راستے کو اپناؤ۔ ہیں کون سلف الصالح سنیں، "مالك والأوزاعي و الثوري والليث ابن سعد والشافعي وأحمد بن حنبل وإسحاق، الی الآخر"

((سبحان اللہ)ان لوگوں نے اس آیت کریمہ کے متعلق کیا فرمایا ہے ان کے راستے کو اپناؤ پھر نجات کا راستہ ہے (اللہ اکبر))۔

امام مالک(رحمۃ اللہ علیہ)سب سے پہلا نام ہے کیا فرماتے ہیں﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طہ:5)؟۔ایک شخص آکر کہتا ہے کہ امام صاحب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾"كيف الستوي؟"۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو شدید غصہ آتا ہے فرماتے ہیں"الإستواء معلوم، والكيف مجهول، والإيمان به واجب والسؤال عنه بدعة"اور حکم دیا اس کو مجلس سے نکال دیا گیا۔

امام مالک کی طرف ہمیں کیوں امام ابن کثیر (رحمہا اللہ) کہہ رہے ہیں کہ اُن کی بات کو سنو؟اپنی بات کی ہے انہوں نے خود بھی تو اپنے زمانے کے امام ہیں؟کیونکہ اس وقت اگر نجات کا راستہ اختیار کرنا ہے"عَلَيَّ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي"کو یاد رکھیں۔

اور پریکٹیکل ایک مثال ہے کہ جب آیات الصفات (اسماء وصفات) پر بات ہوتی ہے اور آپ کے بہت سارے لوگوں کے اقوال سامنے آجائیں پھر سلامتی کا ایک راستہ ہے کہ سلف کے قول کو مضبوطی سے تھامو کبھی بھی گمراہ نہیں ہونے پاؤگے (ان شاءاللہ)اور کبھی پاؤں نہیں پھسلے گا اور جس نے اس راستے کو آج اختیار کیا ہے اسماء وصفات کے باب میں واللہ سب سے زیادہ مضبوط عقیدہ میں نے دیکھا ہے ان لوگوں کا اور ان علماء اور طلاب علم اور عوام الناس میں بھی وہ لوگ موجود ہیں جو مذہب السلف کو اپنانے والے ہیں (مذہب السلف الصالح)اور جب یہ تفسیر پڑھتے ہیں مختلف اقوال آرہے ہیں جب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول آجاتا ہے تو (الحمد للہ) تسلی ہو جاتی ہے کہ یہ قول حق ہے۔

"وقال الإمام ابن أبي العز الحنفي رحمة الله عليه شارح الطحاوية"۔امام ابو جعفر الطحاوی کون ہیں؟عقیدۃ الطحاویہ کے مصنف ہیں۔وفات کب ہوئی؟إذا كنت تعلم فقل وإذا كنت لا تعلم فقل الله أعلم.

امام ابو جعفر الطحاوی الازدی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ صدی کون سی تھی؟چوتھی صدی تھی۔سَن کون سا تھا؟آسان ہے 321ہجری۔ابن أبي العز الحنفی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟792ہجری۔فرماتے ہیں امام ابو العز الحنفی (رحمۃ اللہ علیہ)کا قول نقل کر رہے ہیں، شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں"وقال الإمام ابن أبي العز الحنفي شارح الطحاوية، وقد

أحببت أن أشرحها سالكا طريق السلف في عباراتهم“((اللہ اکبر) کہتے ہیں کہ عقیدہ الطحاویہ کی شرح کرتے ہوئے میں نے یہ پسند کیا میں نے یہ چاہا کہ میں ایسی شرح کروں اس راستے کو اختیار کرتے ہوئے جو سلف کا راستہ تھا ان کی عبارات ان کے اقوال کو لیتے ہوئے)۔امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کرتے ہیں سلف کے اقوال سے اور شارح الطحاویۃ شرح کرتے ہیں عقیدے کی کتاب کی سلف کے اقوال سے سلف کے راستے کو اختیار کرتے ہوئے۔”وأنسج على منوالهم متطفلا عليهم“(اور جیسے انہوں نے کیا میں ویسے بھی کرنا چاہتا ہوں ان ہی کے طریقے کو اپناتے ہوئے)”لعلي أنظم في سلكهم“(میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بھی مجھے ان کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے گا اور قیامت کے دن بھی ان کے ساتھ میرا حشر ہوگا)”وأدخل في عدادهم“(اور میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں گا(اللہ اکبر))۔

تو اس میں ہمیں کیا سبق مل رہا ہے؟کہ سلف صالحین کے آپ نے عقیدے کی بات کرنی ہے سلف کی بنیاد پر سلف کے اقوال سے سلف کے فہم کے مطابق، تفسیر قرآن ہے سلف کے اقوال سلف کے فہم کے مطابق۔

”وقال الإمام الذهبي“الامام الذہبی وفات 748 ہجری اور یہ ابن تیمیہ(رحمہما اللہ) کے بعد کے زمانے کے لوگ ہیں،ابن تیمیہ کے شاگرد جنہوں نے علم حاصل کیا۔

”وقال الإمام الذهبي في مقدمة كتابه القيم، العلو للعلي الغفار“(کتاب العلو معروف کتاب ہے بڑی خوبصورت اور پیاری کتاب ہے جس میں انہوں نے دلائل پیش کیے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفت العلو کے تعلق سے کہ اللہ تعالیٰ بلند ہیں(جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے))فرماتے ہیں”فإن أحببت يا عبد الله الإنصاف“(اے اللہ کے بندے!اگر آپ انصاف پسند کرنے والے ہیں یا انصاف پسند کرنا چاہتے ہیں)”فقف مع نصوص القرآن والسنن“(بس رُک جاؤ نصوص قرآن و سنت کے ساتھ(رکنا ہے پاؤں اپنی مرضی سے اٹھانا نہیں ہے(اللہ اکبر))”ثم انظر“قرآن اور سنت آپ کے پاس ہے اب رُکو”ثم انظر“(پھر دیکھو)”ما قاله الصحابة والتابعون وأئمة التفسير في هذه الآيات“اللہ اکبر۔

قرآن وسنت کی بات کرنے والے سن لیں امام الذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ جو سونے کے پانی سے لکھیں واللہ!تب بھی کم ہیں ذہب سے لکھیں جائیں تب بھی کم ہیں۔قرآن وسنت کی بات کرنے والے سنیں،فرماتے ہیں اے اللہ کے بندے!اس میں سب شامل ہیں کہ نہیں؟”فإن أحببت يا عبد الله الإنصاف“(اگر آپ انصاف پسند ہیں تو سن لیں

)۔ کرنا کیا ہے؟ واقعی منصف ہیں اگر آپ اے اللہ کے بندے تو سن لیں کیا کرنا ہے۔" فقف مع نصوص القرآن والسنن" (آپ کے پاس نصوص ہیں (قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) اب رکو)۔ رُک کر کیا کرنا ہے؟" ثم انظر" (پھر ذرا مہلت دو)۔ ثم ہے فا نہیں وا نہیں ہے۔ حرف عطف ثم سے کیا فائدہ ہے؟ تھوڑی سی تاخیر ہے کہ اب رُکو۔" ثم انظر" (دیکھو)" ما قاله الصحابة والتابعون" (صحابہ اور تابعین نے کیا فرمایا ہے)" وأئمة التفسير" (اور تفسیر کے اماموں نے (ہر مفسر نے نہیں))" في هذه الآيات" (ان آیات کو جو آپ بطور دلیل پیش کرنا چاہتے ہیں)۔

بہتّر فرقے والے اگر یہی راستہ اختیار کرتے تو بہتّر فرقوں میں ہوتے یا ایک فرقے میں ہوتے فرقۃ الناجیۃ میں؟ قرآن اور حدیث کی بات وہ بھی کرتے ہیں لیکن ٹھہرتے نہیں ہیں صحابہ کے اقوال کی طرف نہیں دیکھتے فہم سلف کی طرف نہیں دیکھتے، آئمہ تفسیر کے اقوال کی طرف نہیں دیکھتے، جو اپنے امام نے کہہ دیا وہ دین بن گیا چاہے امام سے غلطی کیوں نہ ہو یہ کہاں کا انصاف ہے؟!

" وما حكوه من مذاهب السلف" (اور جو کچھ انہوں نے بیان فرمایا ہے مذاہب السلف نے ان آیات کی تفسیر میں (کہ فلاں امام نے یہ فرمایا ہے، فلاں نے یہ فرمایا ہے، فلاں نے یہ فرمایا ہے))" فإما أن تنطق بعلم وإما أنتسكت بحلم" ((اللہ اکبر)" فإما" دو راستے ہیں تمہارے سامنے یا تو بات کرو علم کی بنیاد پر یا خاموشی اختیار کرو حلم کی بنیاد پر بردباری کی بنیاد پر)۔ یا علم ہے یا صبر کرو حلم کرو خاموشی اختیار کرو، جلد بازی میں بات کر بیٹھو گے تو بہت بڑی ناانصافی کر بیٹھو گے غلطی ہو جائے گی۔

جلد بازی کس چیز میں نہیں کرنی؟ ارے میرے پاس ہے نا قرآن اور حدیث کافی ہے۔ نہیں! جب تک فہم سلف ساتھ نہ ہو کافی نہیں ہے۔ کیوں؟ کیونکہ جتنے بھی بہتّر فرقے بات کر رہے ہیں وہ بھی قرآن اور حدیث کی بات کر رہے ہیں اُنہوں نے کیوں نہیں صحیح سمجھا کہاں سے غلطی ہوئی؟ کیونکہ سمجھا ٹھیک نہیں ہے۔ صحیح کیوں نہیں سمجھا؟ کیونکہ جو سمجھنے کا صحیح راستہ تھا وہ نہیں اپنایا۔

آگے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں" فقد احتاج أهل السنة إلى بيان إظهار مذهب السلف الصالح" (جب اہل سنت کو شدید حاجت محسوس ہوئی کہ وہ ظاہر کرتے مذہب السلف الصالح کو)" الذين لا يشك أحد أنهم أهل السنة المعروفون

بها"(جس پر کوئی شک نہیں کرتا کہ یہ اہل سنت ہے جو ان میں سنت سے پہچانے جاتے ہیں)"احتاجوا إلى إظهار ذلك"(ان کو حاجت ہوئی اس مذہب کو ظاہر کرنے کی)۔کب؟"لما بزغت قرون أهل البدع والخلاف"(خاص طور پر اس وقت جب اہل بدعت کے وجود کی ابتداء ہوئی اور مخالفین میدان میں آنا شروع ہوئے)"فخرجت تلك الطوائف والفرق"(پس وہ گروہ اور فرقے نکلے)"وكانوا أي أصحاب هذه الفرق"(اور ان نئے فرقوں جو بدعتی فرقے ہیں ان کے اہل جو ان کے لوگ ہیں وہ جب نکلے)"يرون أنهم على حق"(اور وہ یہی سمجھتے تھے کہ وہ ہی حق پر ہیں)"وأنهم الفرقة الناجية"(اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم ہی فرقۃ الناجیۃ ہیں)۔

آج وہ یہ کہتے ہیں کہ نہیں؟ ہر گروہ کہتا ہے ہم فرقۃ الناجیۃ ہیں۔تو اب ضرورت ہے کہ نہیں کہ مذہب السلف کو ظاہر کیا جائے سب کے سامنے مکمل وضاحت کے ساتھ یا ہم کہیں نہیں ہم تو سلفی ہیں چھوڑو فتنہ ہوتا ہے بس اپنی حد تک رکھو کیا ان لوگوں میں فساد پھیلانا ہے بس تم سلفی ہو نا بس خاموشی اختیار کرو اس مذہب کو آگے نہ لے کر جاؤ اسے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے اظہار کرنے کی ضرورت نہیں ہے،امت میں تفرقہ ہوتا ہے فتنے ہوتے ہیں؟

اللہ کے بندے جب تک حق ظاہر نہیں ہو گا تو باطل غالب رہے گا کہ نہیں؟ تو جب حق چھپایا جائے گا تو پھر ہر طرف سے باطل ہی باطل ہو گا جیسے آپ دیکھ لیں آج کہ آج جو بڑی جماعتیں ہیں جو دعوت و تبلیغ کا کام کر رہی ہیں وہ کہتی ہیں کہ حکمت عملی میں سے ایک یہ حکمت عملی ہے کہ شرک کی مذمت مت کرو لوگوں کے سامنے،لوگوں کو توحید کی طرف بلاؤ عمومی طور پر شرک سے منع نہ کرو شرک سے مت روکو۔کیوں؟ تفرقہ امت میں ہوتا ہے فتنہ پیدا ہوتا ہے (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔

یہی وجہ ہے کہ آج مزارات آباد ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے گھر ویران ہیں۔کیوں ویران ہیں اللہ کے گھر وجہ کیا ہے؟اور واللہ! ہر وہ شخص ذمے دار ہے جو دعوت کا کام تو کر رہا ہے لیکن حق کی دعوت کو دبا رہا ہے محض اپنی خواہش نفس کی وجہ سے اور شیطانی وسوسوں کی وجہ سے جس بنیاد پر وہ کہتے ہیں فتنہ ہوتا ہے انتشار ہوتا ہے۔میرے بھائی اُس امت میں خیر ہی کیا ہے جو توحید کو نہ سمجھ سکے اور جو شرک کے راستے سے دوری اختیار نہ کرے اس امت میں کیا خیر ہے!اس امت

میں کب خیر ممکن ہے جو شرک کو توحید سمجھ رہی ہے اور توحید کو شرک سمجھ رہی ہے، جو بدعت کو سنت اور سنت کو بدعت سمجھ رہی ہے اس امت کی کیا خیر ہے!

واللہ خیر امت میں تب تک ممکن نہیں ہے جب تک اس مذہب السلف کو ظاہر علی الاعلان نہ کیا جائے۔ جیسے بھائی کہہ رہے ہیں کہ داڑھی تو سب کی ہے، ٹخنے کے اوپر شلوار بھی سب کی ہے۔ یہ مذہب السلف کا اظہار نہیں ہے، اصل عقیدے اور منہج کا اظہار ہے یہ مذہب السلف ہے کہ آپ قولاً و فعلاً، عقیدتاً و عبادتاً و سلوکاً مذہب السلف پر قائم ہیں کبھی شرم محسوس نہ کریں۔ اہل بدعت کو شرم نہیں آتی کہتے ہوئے کہ ہم اصول میں اشعری ہیں فروع میں حنفی ہیں طریقتاً صوفی ہیں ہمیں شرم آتی ہے کہ ہم اصول میں سلفی ہیں فروع میں سلفی ہیں اور طریقتاً سلفی ہیں؟! ہمیں کیوں شرم آتی ہے؟ فتنے کا باعث وہ نہیں بن رہے جو تفرقہ کر رہے ہیں فتنے کا باعث ہم بن رہے ہیں جو لوگوں کو جمع کر رہے ہیں حق پر کہاں کا انصاف ہے یہ؟!

تو اس لیے اللہ تعالیٰ سے ڈریں، واللہ جو لوگ کہتے ہیں کہ اہل حدیث مت کہو اپنے آپ کو انتشار ہوتا ہے شرم محسوس کرتے ہیں اپنے آپ کو اہل حدیث کہنے میں ان کو شرم نہیں آتی! شرم تو اس میں آنی چاہیے کہ اپنے حق کو وہ ظاہر نہیں کرتے۔

آج واللہ شدید حاجت ہے جیسے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرما رہے ہیں کہ آج ہمیں شدید ضرورت ہے اس حق منہج کو لوگوں کے سامنے کھول کھول کر ہم بیان کریں۔ کسی کے اگر کوئی اعتراض یا کوئی علم ہے تو لے کر آئے نا سامنے ہمارے اور ان شاءاللہ قرآن وسنت کی روشنی میں اور سلف کے اقوال سے بات کریں گے لیکن ہر بندہ کہتا ہے نہیں! میں حق پر ہوں میں فرقۃ الناجیۃ میں ہوں باقی سارے جاہل ہیں باقی سارے جاہل ہیں باقی سارے گمراہ ہیں۔ دیکھیں زبانی کلامی تو آپ کی بات درست ہے لیکن ثابت تو کریں نا، ہم جب بات کرتے ہیں ثبوت کے ساتھ کرتے ہیں اور مثالیں آپ کے سامنے رکھی ہیں۔

امام ابن کثیر رحمۃاللہ علیہ کیا فرماتے ہیں ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ یا ﴿ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ اس آیت کریمہ کے تعلق سے؟ کہ لوگوں کے بہت سارے اقوال ہیں (ایک نہیں بہت سارے اقوال ہیں)۔ آپ بھی اس

آیت کریمہ کوپڑھتے ہیں آپ لوگوں کے نزدیک (اہل باطل اور اہل بدعت کی بات کر رہا ہوں میں جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم اصول میں اشعری ماتریدی ہیں فروع میں حنفی ہیں اور طریقتاً صوفی ہیں) جب اس آیت کریمہ کوپڑھتے ہیں تو کیا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے کہ نہیں؟ یہ اُن اقوال میں سے ہے جو بہت زیادہ اقوال ہیں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اور سب سے پہلے جانتے ہیں کس نے کہا ہے یہ؟ جہمیوں نے کہا جہم بن صفوان نے کہا اور جہمیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور آج اہل سنت کے نام پر یہ لوگ اس عقیدے کو عام کر رہے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ ایک عام شخص جسے عربی بھی نہیں آتی آپ دیکھیں یہ شر کیسے پھیلا ہے!

ہم حق کا اظہار کرنے سے کتراتے ہیں ڈرتے ہیں شرم آتی ہے اور لوگوں کو باطل ظاہر کرنے سے شرم نہیں آتی۔ آپ کسی بچے سے پوچھ لیں یا کسی عام شخص سے جو عام ایک مزدور ہے اس سے پوچھیں اللہ تعالیٰ کہاں ہے کیا جواب دے گا؟ ہر جگہ موجود ہے۔ کیوں کہے گا ہر جگہ موجود ہے؟ لوگوں نے اس باطل اس بدعت کو ظاہراً لوگوں میں پہنچایا ہے کہ نہیں پہنچایا؟ جمعے کے خطبے میں پہنچایا کہ نہیں پہنچایا؟ عوام، عام دروس میں پہنچایا کہ نہیں؟ جس پیر سے بیعت لیتے ہیں اس نے کہا کہ نہیں کہا؟ ورنہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص جسے عربی آتی نہیں ہے جس نے کبھی نماز بھی نہیں پڑھی جسے پتہ ہی نہیں کہ نماز کیا ہوتی ہے لیکن وہ یہ جانتا ہے کہ اللہ ہر جگہ موجود ہے۔ یہ جہل مرکب کس نے پہنچایا ہے وہاں تک؟! اس نے خواب میں دیکھا ہے کسی نے بتایا ہے کہ نہیں؟ کس نے بتایا ہے کیا ہم نے بتایا ہے؟! اہل باطل نے بتایا ہے۔ ظاہر کیا کہ نہیں کیا اگر یہ بات چھپی ہوتی تو پھر اس کو پتہ چلتا؟ آج ہمیں کہا جا رہا ہے کہ آپ اس کو آگے مت لے کر جائیں امت میں انتشار فتنہ ہوتا ہے (سبحان اللہ)!

یعنی آگ کی طرف آپ دیکھ رہے ہیں ایک بچہ ہے آگ جل رہی ہے بالکل ایک ایج (edge) پر بیٹھا ہے گرنے والا ہے گہرائی ہے آگے آگ ہے، آپ دیکھ بھی رہے ہیں اس کا ہاتھ بھی پکڑ سکتے ہیں لوگ کہتے ہیں کہ چھوڑو اسے فتنہ ہوتا ہے۔ فتنہ تو اُس میں ہے جب جلے گا گرے گا، اور اللہ کی قسم آپ لوگوں کو شاید یہ بات نظر نہیں آرہی کہ کتنا خطرناک معاملہ ہے۔

جب مذہب السلف کی بات ہم کرتے ہیں یا منہج السلف کی بات ہم کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے ہم صرف تعصب کی بات کر رہے ہیں کہ نہیں صرف ہم حق پر ہیں تم سب باطل پر ہو۔ میرے بھائی اللہ کے لیے اپنی آنکھیں کھولیں اور دیکھیں بہتّر فرقوں کی باتیں ہوئی ہیں بعض لوگ دو لفظوں میں کہتے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے۔

بس حدیث ضعیف ہے خوش ہو گئے! اچھا چھوڑیں مجھے بتائیں یہ جو امت میں جو تفرقے ہیں یہ جھوٹ ہے یا سچ ہے؟ اگر حدیث ضعیف ہے آپ کے نزدیک واقع کی طرف آتے ہیں حقیقتاً فرقے ہیں کہ نہیں امت میں؟ جتنے فرقے ہیں وہ قرآن و حدیث کی بات کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ کیا سارے فہم سلف کی بات بھی کرتے ہیں؟ نہیں کرتے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان سچ ہے کہ نہیں؟ حقیقت کے مطابق ہے کہ نہیں؟ حقیقت کو ہی مان لیں۔ اگر حدیث پر اعتراض ہے تو حقیقت کو کیوں نہیں مانتے یہ آنکھیں کب تک بند رہیں گی یہ پٹی کب تک رہے گی آپ کی آنکھوں کے سامنے؟ اور کتنی امت میں ذلت اور رسوائی، قتل و غارت، خون ریزی دیکھنا چاہتے ہیں کیا ابھی وقت نہیں آیا سر اٹھانے کا اور حق کی طرف واپس لوٹنے کا؟! کیسے حق کی طرف واپس لوٹیں گے مجھے بتائیں جب ہم اس مذہب کو ہی چھپائیں گے ظاہر نہیں کریں گے؟!

تو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں کہ کب ضرورت ہوئی مذہب کا اظہار کرنے کی؟ جب اہل بدعت کا ظہور ہوا جب بدعتوں نے جنم لیا اور ان کے بانی بھی موجود تھے آہستہ آہستہ وہ میدان میں آنا شروع ہوئے۔ پہلے ہر بندہ معروف تھا سلفی تھا قرآن، سنت اور منہج سلف پر قائم تھا جب یہ بدعتی آئے وہ بدعتی آئے اُس نے بھی بات کرنا شروع کی اور سب سے پہلے بات کس نے کی ہے؟ امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے۔

امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مقدمہ صحیح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ہم روایات لے لیا کرتے تھے سب سے، جب اہل بدعت نے بھی روایات پیش کرنا شروع کی تب ہم نے احتیاط کا دامن پکڑنا شروع کیا جو اہل سنت تھے ان سے ہم روایت لیتے تھے جو اہل بدعت تھے ان سے روایت نہیں لیتے تھے۔

تو اہل بدعت جب میدان میں آنا شروع ہوئے کس میدان میں؟ جب تک دور تھے تو دور تھے جب اب دین کی بات کرنا بھی شروع کی جب روایتیں بھی انہوں نے پیش کرنا شروع کیں اب وہ سامنے آنا شروع ہوئے اب انہوں نے اپنے

مذہب کو بالکل نمایاں کیا الگ کیا واضح بھی کیا یہ اظہار ہے کہ نہیں؟ اہل سنت کی ہم روایت ہم لیتے اہل بدعت کی ہم روایت چھوڑ دیتے تھے یہ مذہب السلف کا اظہار ہے کہ نہیں ہے؟ تو آج کے زمانے میں یہ ہم لوگ کر رہے ہیں فتنہ تو وہ چاہتے تھے نا پھر!

کہتے ہیں کہ یہ بے چارے بھی مسلمان ہیں دین کی حفاظت کیسے ہوتی؟ یہ بے چارے بھی کلمہ پڑھنے والے ہیں فتنہ مت کریں ٹھیک ہے ان سے بھی روایتیں لیں۔ تو پھر صحیح اور ضعیف، حق باطل کس طریقے سے الگ الگ ہوتا؟ ایسی باتیں وہ بھی سنتے تھے بُرا بھلا ان کو بھی کہا جاتا تھا یہاں تک کہ اہل باطل جب اقتدار پر قابض ہوئے معتزلہ نے اہل سنت کے اماموں کو قتل بھی کیا کوڑے بھی مارے گئے لیکن کیا وہ حق سے ہٹے ایک انچ بھی ہٹے؟ جان چلی گئی چلی گئی جو باقی رہ گئے انہوں نے اس منہج کو قائم رکھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور آج بھی یہ موجود ہے۔

تو شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اہل بدعت ظاہر ہوئے تو اہل سنت کے مذہب کو مذہب السلف کو ظاہر کرنا بھی لازمی تھا۔

"ويستدلون على أقوالهم ومذاهبهم بنصوص الكتاب والسنة"(اور یہی اہل بدعت جو اپنے آپ کو فرقۃ الناجیۃ کہتے ہیں وہ اپنے اقوال اور اپنے مذہب کی دلیل قرآن و سنت سے ہی لیتے تھے)"ينزلونها على آرائهم"(اپنی رائے کے مطابق انہیں موڑتے تھے اور پھر کہتے تھے یہ دلیل ہے ہماری)"ويصرفونها عما دلت عليه ظواهرها"(اور جو ظاہر ہیں حقیقتاً قرآن و سنت کے نصوص ان سے اس کو دور کر کے صَرف کر کے تحریف اور تاویل کے نام پر تحریفیں کر کے اپنی مرضی سے موڑ دیتے تھے)"ويدعون أنهم متبعون للكتاب والسنة"(اور یہ دعویٰ بھی کرتے تھے کہ ہم اتباع کرنے والے ہیں قرآن اور سنت کی)۔ دیکھیں جیسا کہ آج بھی ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا؟!"وربما إلتبس الأمر على عامة الناس"(اور جب عوام الناس پر معاملہ التباس کا راستہ اختیار کر لیتا ہے (اور حق اور باطل خلط ملط ہو جاتا ہے سنت بھی خلط ملط ہو جاتی ہے))"فهمنا احتاج الناس إلى إظهار مذهب السلف"(اور اب لوگوں کو ضرورت پڑی ہے (اہل سنت والجماعت کو) کہ اب مذہب السلف کو ظاہر کرے عام کرے لوگوں میں)"وبيانه"(اس کو بیان بھی کرے)"ولذا كان أهل العلم من الأئمة حريصين"(اور اسی لیے جو اہل علم ہیں اماموں میں سے وہ زیادہ حریص تھے)"على أن يبينوا أن ما ذكروه وما قالوه من مسائل الإعتقاد هو قول من سبقهم من أئمة السلف من الصحابة التابعين وتابعيهم"(تو امام جو اہل سنت والجماعت کے امام تھے مذہب السلف کو ظاہر کرنا لازمی سمجھتے تھے جب وہ بات کرتے تھے کہ اہل علم امام اہل سنت والجماعت کے ہیں تو وہ جو کچھ کہتے تھے عقیدے کے مسائل کے تعلق سے وہ یہ بھی بیان کرتے تھے کہ یہ ان کا قول نہیں بلکہ ان سے پہلے والوں کا جو سلف ہیں ان کا قول ہے، آئمۃ السلف صحابہ کرام میں سے

تابعین اور اتباع تابعین میں سے)۔کیوں؟"لیعلم أن من خالف ذلك فلیس هو من قولهم"(تاکہ وہ یہ جان لیں جو اس کے خلاف بات کرتا ہے وہ سلف کے قول میں سے نہیں ہے)"ولا من هديهم"(اور نہ ان کی ہدایت میں سے ہے نہ ان کی رہنمائی میں سے ہے)"وأنه من أقوال أهل البدع والخلاف"(بلکہ یہ سارے کے سارے اقوال جو سلف کے اقوال کے مخالف ہیں یہ اہل بدعت اور ان کی مخالفت کرنے والوں کے اقوال ہیں۔

آج کے درس میں اتنا کافی ہے (بہت لمبی بات ہو گئی معذرت چاہتا ہوں) لیکن ان شاء اللہ آج کے درس میں بہت ساری نصیحتیں بھی ہیں پیغام بھی ہیں۔سب سے پہلے اپنے لیے میرے لیے ہے کہ میں اس منہج کو سمجھوں جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے،اللہ تعالیٰ سے میں دعا بھی کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ توفیق عطا فرمائے اور آپ سب بہنوں بھائیوں کو اور حاضرین وسامعین کو بھی اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے کہ منہج السلف کو سمجھیں جو ہم کہہ رہے ہیں جو سن رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور اس کی طرف دعوت دینے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور اسے ظاہر کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور اہل بدعت سے دوری اختیار کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے (آمین یارب العالمین)۔واللہ أعلم

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (14: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔